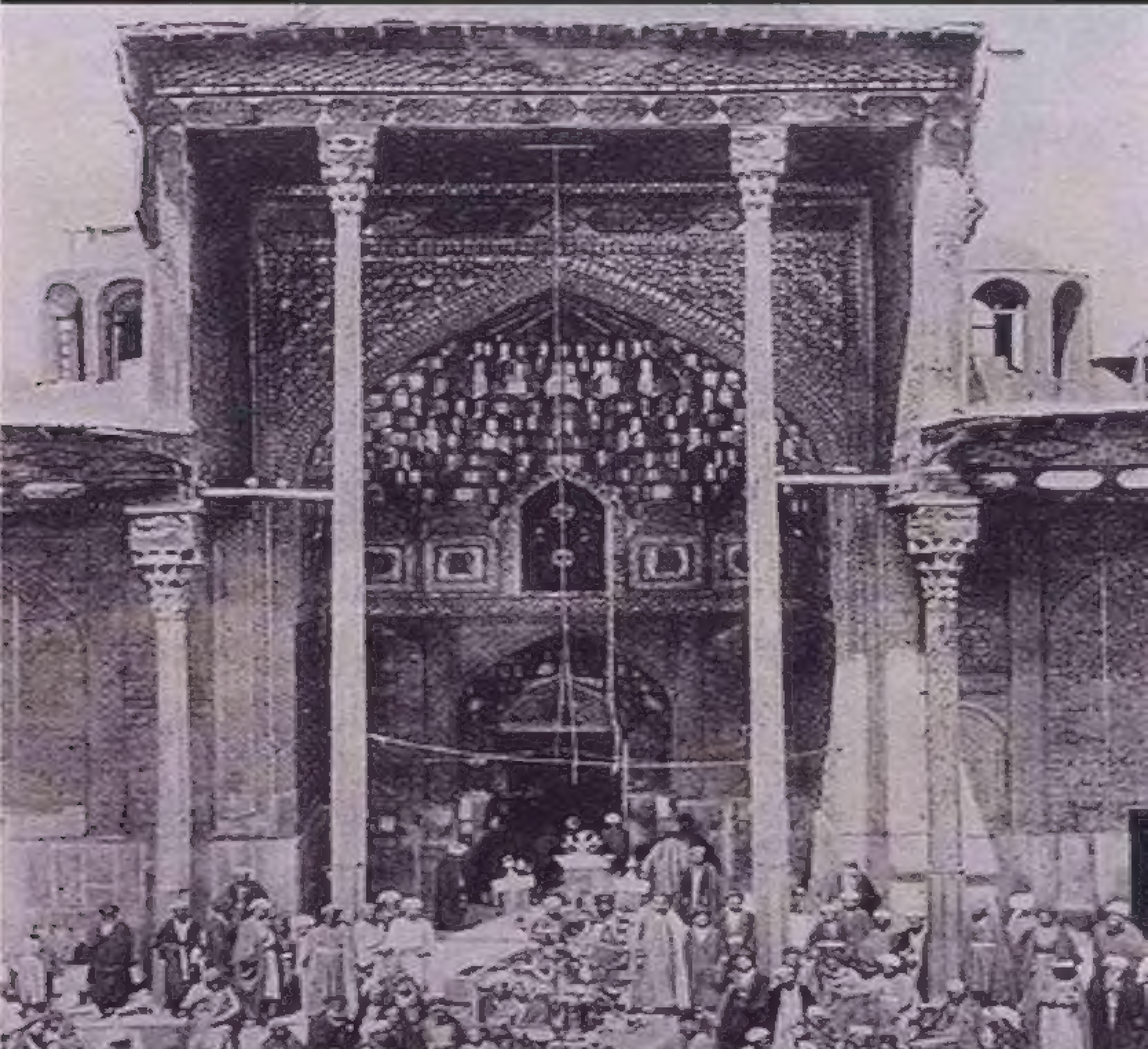
۲۰۰ سال پرانا مرثیہ

شاعر: خلیفہ محمد علی سکندر



دو سو سال پرانا مرثیہ

تاریخ عزاداری نمبر کے نام کی مناسبت سے اب کی ہم جو مرثیے، سلام اور نوحے دے رہے ہیں وہ بھی پرانے شاعروں ہی کے ہیں تاکہ ان سے کم از کم ہندوستان میں عزاداری کی قدامت پر کچھ نہ کچھ روشنی پڑ سکے۔

حسب ذیل مرثیہ ایک قدیم شاعر خلیفہ محمد عیسٰے سکندر کا ہے جن کی وفات سنہ ۱۸[illegible]ء میں ہوئی تھی۔ یہ مرثیہ کھڑی بولی میں نظم کیا گیا ہے۔ اس مرثیہ کو اگر دیہات کے مخلوط مجمعوں میں پڑھا جائے تو بڑا مقبول اور پُر اثر ثابت ہوگا۔ ہم نے سکریٹری امامیہ مشن پر بھی زور دیا ہے کہ وہ اس کو کتابی شکل میں شائع فرما دیں تاکہ اس طرح اس سے زیادہ سے زیادہ افراد استفادہ کر سکیں اور وہ دیہات دیہات پہونچ سکے۔

(ایڈیٹر)

۱

بن بکر بل ما یا نو د کھیا نینا نیر بہاوت ہے
چھاتی پیٹت آنسوا ڈھلکت رو رو بیوگ سناوت ہے
یا حیدر تم ساقی کوثر چھلو! تنا تنک پلاؤ

ابن علیؑ کی لوتھ کے اوپر بیاکل ہو ہو جاوت ہے
زہراؑ جی کی ہو پیاری بن سیاں دکھ پاوت ہے
تس کے مارے ہو تمھاری ترس رہی ہے پیاس بجھاؤ

تم بن مورا کون ہے کا سے مانگوں نیر
گنبد بگرا کھٹ گیو کھیت رہے شبیر

۲

بستی موری کس جنگل میں ہے ہے آن بسیلی
پلیٹ پلیٹ، چھاتی موری پھٹ گئی، ہو گئی نیلی
پھولن جوں کمھلائے کے جل بن کانٹا سو کہ بیلی
ماٹی کے سے رنگ بھئی ہوں سیّاں کارن پہیلی
سیاں کو میں کیونکر جا کے اپنے گلے لگاؤں
ظالم لوگوا گھیرے کھڑے ہیں کیونکر لوتھ اٹھاؤں

بانو ایسا کون ہے جو ہاتھ پکڑ لے جائے
لوتھ کنے شبیرؑ کے مو کو جائے بٹھائے

۳

سیّاں اپنا گلا کٹا کر لے گئے مورا سُکھڑا
رات بسے میں بھیتر بیٹھی کیسے کاٹوں دُکھڑا
بھالے اپنا پروا کا، چندن جیسے مُکھڑا
جوں موری نظر پڑت ہے دم جاوت ہے گھبڑا
داغ بھئی نیلی کی چھاتی، نین اندر تارے
نینا رو رو لال بھئے ہیں سو کھو اگن کے مارے

چٹل اوپر آنسو اپلک تیئں بھر آئے
گرم توے پر بوند جوں چمک چمک ڈھر جائے

۴

برچھے اوپر اپل جسم کے اسے موہے کرتارا
لوہو کی ندیا میں ڈوبا پار لگاؤں ہارا
سوکھ سمندر ہی پھرت ہوں سو جھت ناہ کنارا
آن پڑی منجدھار بپت کی دیوے کون سہارا
سیّاں بن یوں غم کی ماری بیور ہی مت موری
نیر بنا جوں مچھلی تڑپے وہو بھئی گت موری

منھ پر ڈھانپے کوکتی لے دامن کا پاٹ
لہریں لے لے رو رہی گی رنڈاپے کھاٹ

۵

ناکوئی مورا دُکھ پوچھت ہے ناکوئی سنگ سنگھاتی — کالی رین ڈرانی لاگے دو جے دریا نہ باقی
کلیں بکھیرے بھوک پیاسی سیّاں کا دُکھ کھاتی — ہائے حسینا سیّاں جو جھے یوں کہہ کر چلاتی
اودھن کی ڈھگ بیٹھی بن میں سر کو مُوئے مارے — نندن کے گرے ڈار کے بہنیاں رو رو ہاتھ پسارے

۶

تب نندن سے میں اُٹھ بولی آوے کیسے چینا — دُور وطن ہے قید پڑی ہوں سکتے ناہیں نینا
کس کے آگے بیٹھ بچھاؤں اپنے غم کے بینا — اصغرؑ اکبرؑ قاسمؑ جو جھے ٹکڑے بھلے حسینا
اب ان کی لو تعن کے صدقے کوئی بند چھڑا دے — میلی سی اک چادر دے کر اپنا بول سُنا دے

اے بانو تو چھوٹ گئی اُٹھ یاں سے چل جا
سیّاں کو نہلائے کے کفن پہنا گڑھ دا

۷

جو اب نہ کے میں چلیں چھوٹوں سیّاں کے ڈھگ جاؤں — بن کربل میں اپنے ہاتھوں وا کی گور بناؤں
چاروں اور دوار اٹھا کے خاصے پیڑ لگاؤں — تکیہ کی سی صورت باندھوں نیکا کنواں کھداؤں
پائی بھر بھر ٹھلیاں لاؤں سر کاندھے پر دھر دھر — رات ایسا کر اُو مس میں پانی ٹھنڈا کر کر

رستے میں جھری رکھوں نیر بہا کر نین
پیو جاؤ لوگو اندر امام حسینؑ

۸

سن کر موری ہانک بٹاؤ پانی پیوَن آویں ابن علیؑ کی گور کا صدقہ اپنی پیاس بجھاویں
چھاؤں تلے جھاڑو کی بیٹھیں تکیہ میں سُکھ پاویں جب وہ موری بپتا پوچھیں کہہ بی بی ہم جاویں
کس کنبے کی بی بی ہے تو کس نگری سے آئی ہے کیوں تکیے میں روتی ہے کس کی گور بنائی ہے
تب اُن سے میں یوں کہوں ارے بٹاؤ لوگ
اسی گور کی کارنا لینا ہم نے سوگ

۹

زہراؑ موری ساس کہاوت سسرا مورا حیدرؑ سیّاں مورا لگت حسینؑ جیٹھ حسنؑ سا دیور
دیور وہ عباسؑ بہادر پوت سا جانی اکبرؑ قاسمؑ بنرا لال بھتیجا تہہارا بٹوا اصغرؑ
اتنا مورا کنبہ کٹا ہے اتنوں کی میں پیاری وطن ہمارا دیس مدینہ میں بانو دکھیاری
بھلا بٹاؤ لوگوا کیجو مجھ پر غور
ایسی کوئی جہان میں ہوگی دکھیا اور

۱۰

تکیہ کے دروازے آگے خاک لپیٹے منھ کو کلیں کھلے کل[1] کفنی پہنے کھڑی کہت ہی رو رو
کوئی نجف کو جاتا ہو تو ارے بٹاؤ لوگو اتنا مورا ایک سندیسا حیدرؑ جی سے کہیو
بن کربل میں بانو بہو تمھاری پیاری ابن علیؑ کی گور کے اوپر دیکھی کرتی زاری
بلک بلک مر جائے گی نیکی پہونچیو یا شاہ
صدقہ اپنے پوت کا وا کا کرو نباہ

[1] کل: مالی

۱۱

ارے بٹاؤ لوگو پھر تم دیس مدینے جانا — جتنے وہاں کے رہنے والے ان سب کو بلوانا
ختم رسلؐ کے روضے آگے جاکے سیس نوانا — سر چھاتی کو پیٹ کے اپنی رو رو بپتا سنانا
جائے کہیو یاد کی لیجے سب کے پیغمبرؐ — زہراؑ جی کی بہو اکیلی بانو کربل بھیتر
تکیے میں دیکھی کھڑی راکھ لپیٹے کیس
ابن علیؑ کی گور کے اوپر کیے فقیری بھیس

۱۲

یا احمدؐ جی یوں امت نے بانو کو بلکایا — تین دنا کربل کے بھیتر پانی ناہیں پایا
بے بس کر کے کنبہ واکا پیاسا کاٹ گرایا — لوٹ لیا دھن جو کچھ پایا گھر کو پھونک جلایا
اب تکیے میں بھکوین گدڑی اوڑھے آہیں مارے — یا پیغمبرؐ نام تمہارا لے لے بہو پکارے
بانو بیٹھیؑ فقیرنی اتنی بھیک دلاؤ
درس حسینؑ شاہ کا موکو تنک دکھاؤ

۱۳

ارے بٹاؤ لوگو اجاگی پھر وہاں کیجو زاری — جس روضے میں بی زہراؑ ہے جگ نستارن ہاری
اتنی موری اور سے کہیو اے بی بی دکھیاری — اک تکیے میں کالی کفنی پہنے رانڈ بچاری
کیس بکھیرے گور کے اوپر کہتی ہے دن رینا — اُٹھ چلئے زہراؑ کے ڈیرے مورے سنگ حسیناؑ
تم زہراؑ کے لاڈلے اور زہراؑ موری ساس
تم دونوں اوٹھ گئے بیٹھوں کا کے پاس

۱۴

سنو بٹاو لوگوا پھر تم اون قبروں پر جانا   بس کھا کر جس جائے حسنؑ نے لینو گور ٹھکانا
پھاڑ گریباں دھول اُڑا کر رو رو یوں سنانا   بیٹھ حسنؑ کی پینتیاں رو رو سنیں لگانا
اک تکیہ میں بھابھی تمھری بانو غم کی ماری   سانجھ سویرے بال بکھیرے کہتی ہے بے چاری

اس تکیہ کو چھوڑ کر اوٹھ جاؤں کت اور
تکیہ دونوں جہان کا ہے سیّاں کی گور

۱۵

تمھیں حسنؑ بانو کہتی تھی جلیٹھ کہاوت مورے   اور قاسمؑ بنڑے کے ناتے سمدھی لاگت مورے
سو یہ دو ناتے لے گئے سکھ اور بپت مورے   تم جنت میں سو رہے یاں نینا برست مورے
نیند نہ آوے غم کے مارے دل اندر سے پکیا   مانگی موکو بچھونا ہے، یہ ہے گور سرہانے تکیا

ہوں تمھری، واری گئی، تنک حسنؑ جی آؤ
جہاں تمھارا بیر ہے ہاتھ پکڑ لے جاؤ

۱۶

اتنی باتیں کہہ کر بانو جب رو رو چلّائی   گلے لگا کر زینبؑ بولی سُن اصغرؑ کی مائی
رو لے سے کچھ ہاتھ نہ آوے ہوتی ہے رسوائی   جس تن لاگے سو ہی جانے کس کی پیر پرائی
ایسا کون ہمارا والی کھیر کھبر جو لیوے   اہل حرم کے بند چھڑا کر اک اک چادر دیوے

پوچھن ہارے سب مؤے رہ گئے عابدؑ لال
سو تو دوہرے سنگ بندھے ہیں مرنگے بے حال

۱۷

بانو زینبؑ جوں جوں روویں یوں کلثومؑ پکارے　　مجھ دُکھیا کو چھوڑ حسینؑ نا کیدھر جائے بسارے
گھر والی عباسؑ کی کہتی دونوں ہاتھ پسارے　　سیّاں مورا کھوئے کٹا کر جو چھا ندی کنارے
ماں بہنوں کو دیکھ پکاری قاسمؑ جی کی دلہن　　دولہا مورا سہرے کی لڑیں سنگ کٹا گر گردن

سن عابدؑ نے یوں کہا اے بہنی مت رو
ابھی رین ہے کاٹنی بھور بھئے کا ہو

۱۸

ارے صحباں رو کر بیٹھو وا بچی دکھیاری　　جا کا نام سکینہؑ بی بی ابن علیؑ کی پیاری
عابدؑ لاگے دیکھنے کانن سوتی تھی بے چاری　　ماں بہنیں چھپیں کا رونا سن کو چونک پکاری
اے بابا تم کت سووت ہو موکو نیند نہ آوے　　کانن کے دردن کے مارے گردن مور پراوے

تھپکی دے بہلائے کے، عابدؑ بولے پاس
بہنی تورے بابا نے لینو ہے بن باس

۱۹

چین کہاں آوت تھا واکو اُٹھ بیٹھی وہ بالی　　عابدؑ جوں جوں بہلاوت ہے جاوت ناہ سنبھالی
بیا کل ہو ہو ہے کہتی بابا مورے والی　　گودی میں بیٹھلا کے موکو کرتے تھے خوشیالی
اب اپنی چھاتی سے بابا مجھ کو کیا نرالا　　ایسی کیا تقصیر ہوئی جو بن میں لا کر ڈالا

مجھ بالی کی بالیاں لے گئے لوٹ غنیم
خالی کانن رو رہی تم بن بھئی یتیم

۲۰

چاچاجی نے پانی کارن اودھر جیا کھپایا ۔ ایدھر تم نے مورے کارن پیاسا گلا کٹایا
عابدؑ کو ظالم لوگوا نے بندھوا کر بٹھلایا ۔ تس پر مجھ بالی بچی کو بن پانی ترسایا
اب تک پیاسی مرتی ہوں بابا پیاس بجھاؤ ۔ کوثر سے اک پیالا بھر کر مو کو لا پلواؤ

کیا کروں کا سے کہوں نکست ناہیں جان
اک بھڑک پیاس کی رو جے دُکھتے کان

۲۱

کیسے آئے بابا ہم کو آج بچھڑ کر چینا ۔ چھاتی اوپر اپنی مجھ کو رکھتے سے دن رینا
میں گودی میں ہنس ہنس کہتی بابا جان حسینؑا ۔ بول سکینہؑ بی بی کہہ کر کرتے تھے یہ بینا
تب تم اپنے من کے بھیتر پھولے ناہ سماتے ۔ گلے لگا بھلا کر مورے سر پہ ہاتھ پھراتے

ناجانوں اب کیا ہوا بابا تمھرا پیار
آج کبھی بے سدھ نا لینی ایسے گئے بسار

۲۲

اے بابا کیا روٹھ گئے ہو کیسی جی پر ٹھانی ۔ اب لگ مورے پاس نہ آئے روز رو بھئی دوانی
جوں جوں مو کو پیاس لگت ہے جاوت ہوں گھبرانی ۔ جان چلی جاوت ہے بابا تنک پیاؤ پانی
جیبھ جدی اکھرت ہے منہ میں ہونٹھ جدی پپرائے ۔ نیر لگا نینن کا ڈھرنے تو بھی خبر نہ آئے

جو تم اب اس حال میں تنک کرو گے دیر
پھر دیکھیو تم آن کر بھئی سکینہؑ ڈھیر

۲۳

جب سے موزے ہاتھ بندھے ہیں تب سے نیند نہ آئی — سنکل سے جاتی ہے ٹوٹی موری نرم کلائی
اکین اور سسکتی قیدی بانو موری مائی — رو جے اور پڑا روتا ہے بندھوا عابدؑ بھائی
پھپھیاں چچیاں سر پیٹت ہیں بہنی رانڈ بلکتی — میں ان سب کے آگے بابا باٹ تمھاری تکتی

میں ان سب کی لاڈلی تم سب کے سرتاج
بندی آن چھڑائیے سب کی رکھیے لاج

۲۴

تب عابدؑ نے سن کر واکو اتنا بول سنایا — اے بہنی کوئی اودھر سے موا یہاں نہیں آیا
اتنا کیوں روتی ہے بی بی جو لکھا سو پایا — کوئی گھڑی دم لے کر سولے کہتا ہے ماں جایا
بھور بھئے اب کیسی دیکھیں ہم پر بپتا آوے — بانو ابھی سے کانپن لاگی سیدھ بوا نہیں جاوے

جل پی کے منھ ڈھانپ لے اپنا او تو سنبھال
اے بہنی وہ دیکھ لے اکھڑے تمبو پال

۲۵

بھور بھئے جب پوپھاٹن لاگی باجا کوچ نکارا — اونٹن پر رکھیا چڑھ جالیں اودھر ہوا گذارا
جادھر پڑا تھا بن سر گھائل دین دنی کا پیارا — کٹا ہوا سب کنبہ واکا دہل رہا تھا سارا
اونٹن کی لے باگ مہرواعابدؑ آن پکارے — کس بپتا میں چھوڑ کے موکو بابا جان سدھارے

ماں بہنیں پھوپھیاں سبھی قیدی مورے سنگ
باٹ کٹے نہیں ایک دو کھ دو جے روگی انگ

۲۶

عابدؑ کی سن زاری دکھیا اونٹن پر چلائیں بیاکل ہو کر گر پڑیاں ہے ہے کر کو دھائیں
سیس کھلے زنجیریں پہنے لوٹن پر جب آئیں پیاروں کو پہچان کے اپنے آنسو بھر بھر لائیں
آپس میں یہ دیکھ پکاریں اے بھنو یہ کیا ہے ایک حسینؑ جو تجھے نا ہیں سگرا کنبہ کٹا ہے
تب تو سگری بیبیاں لوٹن کو پہچان
سر چھاتی کو پیٹ کر کرنے لگیں بیان

۲۷

لوٹن سے ڈھگ سیس کھلے بن چادر چھوٹی بڑیاں ہے ہے کر کر پیٹن لاگیں مقتل اوپر کھڑیاں
غم کے مارے کھائی گھڑی روز و کر گر پڑیاں ہاتھ اوٹھا دکھلاون لاگیں زنجیروں کی کڑیاں
کہنے لاگیں ہم رانڈوں کی بندی کون چھڑاوے کون ہمارا ہووے سنگھاتی کون وطن پہونچاوے
والی وارث مر گئے لوٹ لیا گھر بار
ہم قیدی بن میں پھریں دیکھت ہے سنسار

۲۸

کو دکھڑی سرورؑ کو پیٹے کو دکھڑی اصغرؑ کو کو دکھڑی قاسمؑ کو پیٹے کو دکھڑی اکبرؑ کو
کو دکھڑی کانن کو پکڑے کو دکھڑی زیور کو کو دکھڑی کہتی ہے سر سے چھین لیا چادر کو
ایکن اور کھڑے ہیں عابدؑ گلے پہ طوق سنبھالے ایکن اور لعیناں نے جب ان دکھلا کے بھالے
تب تو سگری بیبیاں پیٹت پیٹت لاچار
اونٹن کے ڈھگ جا کے رو رو بھئیں سوار

۲۹

پکڑ جھروا عابدؔ جاتے نین نیر بہاتے
پھر پھر لوٹیں دیکھت جاتے یوں کہہ کر چلّاتے
اے بابا ہم تم کو بن میں بے بس چھوڑے جاتے
شام نگر لے جاتے ظالم تنک نہیں ٹھہراتے
کیونکر مو سے راہ کٹے گی پیر چلا نہیں جاوے
ماں بہنوں کی زاری سن کر جگرا اُلٹا جاوے
تس پر لاگی پیاس ہے دور بڑی ہے راہ
بابا کیسے ہوئے گا عابدؔ کا نرباہ

۳۰

اب آگے کچھ کہا نہ جاوے مو سے حال حرم کا
موری چنتا میں یو آوے کھیس بنا ماتم کا
بیٹھ محبان آگے باچوں یہ مرثیہ غم کا
بہت رلاؤں روؤں پیٹوں نہیں بھروسہ دم کا
کت فقیر غریب سکندرؔ رہوں تمہرے بلہارا
یہاں رکھئے پت موری سرورؔ وہاں کیجئے سہارا
دوؤ جگ کے تم دھنی مانگوں کا کے دوار
بھیک تمہارے دوار سے مانگت ہے سنسار

ہندی الفاظ کے معنی

لفظ ۔ معنی
ما ۔ میں ۔ اندر
یہو ۔ یہی
چلّو اتنا ۔ چلّو بھر
کا سے ۔ کس سے
سگرا ۔ سارا
کھیت گیو ۔ کھیت رہا ۔ قتل ہو گیا
آن بسیلی ۔ آن بسی
بسیلی ۔ بسی ۔ ہوگئی
سکھ ٹھور ۔ سکھ ۔ آرام ۔ چین
اگن ۔ آگ ۔ تپش
سرنا ہارا ۔ خدایا
پار لگاونہارا ۔ پار لگانیوالا
سوکھ سمندر ۔ سوکھے سمندر میں

بپت ۔ بپتا ۔ مصیبت
سنگھاتی ۔ ساتھی
دو جے ۔ دوسرا
دیا نہ باتی ۔ چراغ نہ بتی
ڈھنگ (بالکسر) ۔ نزدیک
جو جھے ۔ قتل ہو گئے
نندن ۔ بیٹا
گرے ڈار کے ۔ گلے میں ہاتھ ڈال کر
بکھانوں ۔ بیان کروں
نیکا (بیائے معروف) ۔ اچھا ۔ عمدہ
جھری ۔ سبیل ۔ پیاؤ
بٹاؤ ۔ مسافر
جلد ۔ جیب

کارنا ۔ کارن ۔ واسطے
لینا (بیائے معروف) ۔ لیا
بٹوا ۔ بیٹا
کفنی ۔ کالی کفنی
سندیسا ۔ پیغام ۔ خبر
سیس نوانا ۔ سر جھکانا ۔ تسلیم بجالانا
نکھوریں ۔ پچھی ۔ پرائی
جگ فسارن ہاری ۔ دنیا کے دکھوں کو دور کرنیوالی
۔ دن رات
ڈیرے ۔ ٹھکانا ۔ گھر
پکیا ۔ پک گیا
بیر ۔ بھائی

ڈیرے سنگ بندھے ہیں ۔ ہمارے ساتھ ڈیرا بڑ پونجی عکر سے بچھا ہیں
بسارے ۔ بھول گئے ۔ یعنی کدھر جا کر ہمیں بھول گئے
پسارے ۔ پھیلائے
عابد لاگے ۔ عابد کے پاس
کت ۔ کہاں ۔ کدھر
مور ۔ میری
پراوے ۔ دکھتی ہے
اسہت ۔ بے چین
سنگل ۔ زنجیر
جھروا ۔ لوہار
پت (بالفتح) عزت